سلمان محمدی صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کاقبول اسلام

<"xml encoding="UTF-8?>

سلمان محمدی صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کاقبول اسلام

پہلی ہجری میں اوربقولے اسی سال کے ماہ جمادی الاولی(تاریخ الخمیس ج/ ۱ ص ۳۵۱ـ)
میں سلمان محمدی صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم المعروف سلمان فارسی
(حشر نا اللہ معه و فی زمرته)
نے اسلام قبول کیاـ یہی وہ شخصیت ہیں جن کے بارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام نے فرمایا:
"سلمان منا اهل البیت"
(قاموس الرجال ج/۴ ترجمہ سلمانـ) ـ

یہی وہ سلمان ہیں جنہوں نے دین حق کی تلاش میں اپنے علاقے سے ہجرت کی اور اس را ہ میں انہوں نے بہت ساری مصیبتیں اور مشکلات برداشت کیں ـ یہاں تک کہ غلام ہوئے اور پھر نبی اکرم صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے ہاتھوں آزاد ہوئے
(المصنف ج / ۸ ص ۴۱۸ میان کے اسلام لانے کا واقعہ مذکور ہے
جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سلمان فارسی کے علاقے میں ایک راہب تھا ـ آپ نے بعض خاص قسم کی تعلیمات اس سے سیکھیں اور علاقے کے لوگوں کو بتائیں تو انہوں نے راہب کو اپنے علاقے سے نکال باہر کیاـ آپ اپنے اہل و عیال سے چھپ کر اس کے ساتھ وہاں سے نکلے اور موصل پہنچ گئے ـ وہاں انکی ملاقات چالیس۴۰راہبوں سے ہوئی ـ
چند ماہ بعد ایک راہب کے ہمراہ آپ بیت المقدس گئے وہاں ایک راہب کی سخت عبادت و ریاضت اور انکی بے چینی کو دیکھا لیکن پھر جلد ہی اس کا دل اس سے بھر گیا ـ وہاں انصار کے سواروں کے ایک دستے نے ان راہبوں سے حضرت سلمان کے بارے سوال کیا توانھوں نے جواب دیا کہ یہ ایک بھگوڑا غلام ہے ـ
پس انہوں نے اسے مدینے لے جاکر ایک باغ میں کام پر لگادیاـ اس راہب نے جناب سلمان کو بتایا تھا کہ عرب سے ایک نبیصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے عنقریب ظہور کرناہے جو صدقہ نہیں کھائے گا، ہدیہ قبول کرے گا اور اسکے شانوں پر نبوت کی مہر ہوگی ـ اس راہب نے آپ سے کہا تھا کہ اسکی اتباع کرنا) ـ

کہتے ہیں کہ مدینہ میں "قبا" کے مقام پر حضرت سلمان فارسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی خدمت میں حاضری دی اور آپصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے سامنے یہ کہہ کہ کھجوریں پیش کیں کہ یہ صدقہ ہے ـ آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے خودتو کھانے سے انکار فرمایالیکن اصحاب سے امر فرمایا کہ کھالیں تو انہوں نے یہ کھجوریں کھالیںـ حضرت سلمان نے اسے پہلی نشانی شمار کیا ـ

اگلی مرتبہ پھر جناب سلمان کی ملاقات آنحضرت صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سے مدینہ میں ہوئیـ اس نے آپ

صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کی خدمت میں کھجوریں یہ کہہ کر پیش کیں کہ یہ تحفہ ہے ۔آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے قبول فرمایا اور کھجوریں کھالیں پس حضرت سلمان نے اسے دوسری نشانی شمار کیا

اسکے بعد حضرت سلمان کی ملاقات آپصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سے بقیع کے ایک نشیب میں ہوئی جہاں آپصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم اپنے بعض اصحاب کی تشیع جنازہ میں شریک تھے پس قریب آئے ، آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم پر سلام کیا اور پیچھے پیچھے چل دیئے۔ آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے اپنی پشت مبارک سے چادر ہٹائی تو دیکھا کہ شانوں پر نبوت کی مہر موجود ہے۔ پس اب وہ آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کی طرف جھکے ،شانوں پر بوسہ دیا اور گریہ کرنا شروع کیا۔
اس کے بعد اسلام قبول کیا اور آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کی خدمت میں اپنا سارا واقعہ بیان کیا ۔ اسکے بعد حضرت سلمان نے اپنے مالک سے اپنی آزادی کا معاہدہ کیا اور اپنی آزادی کی رقم ادا کرنے کے لئے محنت مزدوری کرنے لگا اور آنحضرت صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے بھی اس کی مالی امداد فرمائی ۔ اور پھر حضرت سلمان نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی غلامی میں اپنی ساری زندگی گذاردی تا کہ اس آزادی کا حق ادا کرسکیں۔

اس نے پہلی مرتبہ جنگ خندق میں حصہ لیا اور پھر اس کے بعد کئی جنگوں میں حصہ لیا۔ ابن عبدالبر کا کہنا ہے کہ انہوں نے پہلے پہل جنگ بدر میں حصہ لیا اور یہ نظریہ رسول صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم خدا کی مالی امداد کے تناظر میں زیادہ مناسب ہے ۔ اسکے لئے حدیث و تاریخ کی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے ۔
(بطور مثال قاموس الرجال ج/۴ ، الاصابہ ج/ ۲ ص ٦۲ ، الاستیعاب اور دیگر کتابیں ہے)

نیز ہماری کتاب"سلمان الفارسی فی مواجهة التحدی" (سلمان فارسی چیلنجوںکے مقابلے میں) بھی ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔

ایک اہم بات :

یہاں قابل ملاحظہ ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ حضرت سلمان نے ذاتی احساسات یا مفادات کی بناء پر اسلام قبول نہیں کیا اور نہ ہی کسی مجبوری یا کسی کے دباؤ یا کسی سے متاثر ہونے کی بنا پر اسلام قبول کیا بلکہ خالصتاً اپنی عقل و فکر اور سوچ و بچار کے ساتھ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ دین حق تک پہنچنے کے لئے انہوں نے بہت سعی و کوشش کی اور اس راہ میں بہت سی رکاوٹوں، مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کیا ۔ اور یہ بات اس دین کے فطری ہونے نیز عقل کے احکامات اور سالم فطرت کے تقاضوں کے مطابق ہونے کی تائید کرتی